آیت: یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ

قادیانی استدلال۔''یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ '' (مومن ۱۵) اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے ۔لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی آتے رہیں گے۔

جواب نمبر ا۔آیت مذکورہ میں روح کے معنی نبوت کے نہیں ہیں ۔ بلکہ اس کے یہی معنی ہیں آیا ہے کہ "لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا " یعنی مومنوں کیلئے مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔یا فرمایا "لم یبق من النبوت الا المبشرات " کہ خدا کا کلام مبشرات کے رنگ میں امت محمدیہؐ کے لئے باقی رکھا گیا ہے۔چنانچہ اسی کے تحت گزشتہ چودہ سو سال میں ہزار ہا اولیاء امت اور علماء حق کو انوار نبوت ملے اور آثار نبوت بھی انکے اندر موجزن تھے مگر وہ نبی نہ تھے

جواب نمبر ۲۔روح کا لفظ محض کلام کے معنی میں آتا ہے۔اور اللہ تعالی کا کلام غیر نبی سے بھی ہوتا ہے۔جیسا کہ حدیث صحیح "رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء" سے ظاہر ہے۔پس اللہ تعالی کا اپنے بندوں سے کلام کرنا اجرائے نبوت کی دلیل نہیں بن سکتی۔